malaika ahsan batch 72

Day: Date:

Start with the summary of the answer as introduction

حضورؐ بحیثیت پیغمبرِ امن:

"اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔"

سورۃ الانبیاء ۱۰۷

Use marker for references. Also try to add the Arabic of quranic ayats

اس میں کوئی شک نہیں آپ امن کے حامی سب سے بڑے حامی تھے۔ اسلام مقصد بھی امن ہے اور یہی پیغام آپ نے پھیلایا۔ آپ ہمیشہ جنگی اقدام ہوں یا معاہدات کاری ہو۔ آپ نے ایسے اصولوں کو فروغ دیا جو امن کو فروغ دیتے تھے۔ آپ جنگ کے دوران ایسے اصول وضع فرماتے تھے جن سے کم سے کم جانی نقصان ہوں۔ آپ نے فرمان جاری کیا کہ عورتوں، بچوں، ضعیفوں اور غیر مسلح افراد کو معاف کر دو۔

منٹگمری واٹ کے مطابق

آپ کی قیادت میں بایدایت میں

82 جنگیں لڑی گئی جس میں غزوات، سریہ شامل ہیں ان جنگوں میں کافر اور مسلمانوں کو ملا کر 1058 انسانی جانیں کام آئیں

آپ کی اوائل عمری سے لے کر آخری زمانے تک ہمیں سیرت پاک کے ایسے واقعات جا بجا ملتے ہیں جن سے یہ واضح ہوتا ہے کہ حضورؐ امن کے حامی تھے

Day: Date:

نبوت سے پہلے امن کا پیغام
حلف الفضول

جب آپ کی عمر مبارک 16/20 برس تھی تو آپ نے ایسے معاہدے میں شرکت کی جس کا بنیادی مقصد مظلوم کی حمایت اور معاشرے میں امن کا قیام تھا اور تاریخ اسلام میں یہ معاہدہ "حلف الفضول" کے نام سے مشہور ہے۔ کسی بیرونی تاجر نے ایک قریشی نے سردار عاص بن وائل کے ہاتھ کچھ مال فروخت کیا تو سردار نے اس کی قیمت دینے سے انکار کر دیا۔ اس قریشی نے جبل ابو قبیس پر چڑھ کر فریاد کی تو بنو ہاشم کے سردار زبیر بن عبد المطلب نے تمام سرداران کو جمع کیا اور سب نے "حلف الفضول" معاہدے پر عمل درآمد کروایا۔ اس معاہدے میں آپ نے بھی بطور امن شرکت فرمائی اس معاہدے مطابق ظالم کے خلاف مظلوم کی مدد، غریبوں کی امداد کریں گے، معاشرے سے بدامنی کا خاتمہ، مسافروں کے جان و مال کا تحفظ شامل تھا۔

نبی ﷺ نبوت کے زمانے میں اس معاہدے کے بارے میں فرماتے تھے

"کہ اگر کوئی مجھے اس معاہدے کے بدلے سرخ اونٹ بھی دے تو میں قبول نہ کروں اور آج بھی کوئی مجھے ایسے معاہدے کے لیے بلائے تو میں اس کے لیے حاضر ہوں۔"

مستدرک حاکم

Day: Date:

اس واقعے سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ آپ ﷺ کے قلب مبارک میں انسانی ہمدردی اور امن پسندی کا جذبہ کس قدر موجود تھا۔

Relate your headings and arguments to the qs statement

حجرِ اسود کی تنصیب

شہرِ مکہ ایسی وادی ہے جو ہر طرف پہاڑوں سے گھری ہے اور خانہ کعبہ بالکل نشیبی جگہ پر واقع ہے جب بارش ہوتی تھی تو پانی کا ریلا حرم کے اندر جمع ہو جاتا تھا۔ لیکن اکثر سیلابی صورتحال میں بارش کا پانی اللہ کے گھر کا طواف کرنے لگتا تھا۔ ایسی ہی ایک صورتحال کے بعد خانہ کعبہ کی تعمیرِ نو کا کام شروع ہوا۔ تمام قریش مکہ نے اس تعمیرِ نو میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ لیکن جب حجرِ اسود کو دوبارہ اسکی جگہ نصب کرنے کا موقع آیا تو جھگڑا پیدا ہو گیا یہاں تک کہ تلواریں کھنچ آئیں۔ آخر کار ایک بوڑھے شخص نے مشورہ دیا جو کل صبح سب سے پہلے حرم میں داخل ہو اسے منصف مان لیا جائے۔ اگلی صبح اتفاق سے آپ ﷺ سب سے پہلے حرم میں داخل ہوئے لوگوں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو پکار اٹھے:

"یہ امین ہے ہم اس کے فیصلے پر راضی ہیں"

لیکن آپ ﷺ نے امن کے قیام کے لیے اپنی چادر کے درمیان حجرِ اسود رکھا پھر تمام سرداروں کو چادر کا ایک کونا تھام لینے کو کہا اور اسے اس کی نصب کرنے کی جگہ لایا گیا۔ اس طرح آپ ﷺ نے امن کا پیغام دیتے ہوئے قریش مکہ کو خانہ جنگی سے بچا لیا۔

Day: Date:

نبوت کے بعد امن کا پیغام

ہجرت حبشہ

ابتدائی دور میں جب نبی پر
کچھ لوگ ایمان لائے تو مکہ میں قریش نے ان لوگوں
پر عرصہ حیات تنگ کر دیا۔ آپ نے صحابہ کرام کو امن
کی تلقین فرمائی۔ آخر نبی نے مظلوم مسلمانوں کو
حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا ارشاد فرمایا
سیرت ابن ہشام میں ہے کہ آپ نے فرمایا
"وہ راستی کی سرزمین ہے۔"

چنانچہ نبی کی اجازت سے 85 مردوں اور ١٦
عورتوں نے ہجرت کی لیکن قریش مکہ نے ان لوگوں کو
واپس لانے کی سفارت کاری بھیجی۔ لیکن حضرت جعفرؓ
نے نجاشی کے دربار میں سورہ مریم کی تلاوت کرتے ہوئے
اپنے دلائل سنائے۔ حضرت جعفرؓ کی اس تقریر کا سب پر
گہرا اثر ہوا۔ انہوں نے قریش مکہ کو واپس جانے کا حکم دے
دیا۔

دین اسلام کی پرامن دعوت کو قریش مکہ نے
مخالف ہتھکنڈے اور پرتشدد طریقے سے مٹانے کی کوشش
کی مگر نبی نے صلح جوئی اور امن پسندی کا مظاہرہ
کرتے ہوئے منصفانہ دین کو قائم کیے۔

Day: Date:

صلح حدیبیہ

آپ نے خواب میں دیکھا کہ آپ خانہ کعبہ کا طواف فرما رہے ہیں صحابہ کرام نے سر منڈوا لیے یا بال کٹوا لیے اور سب نے قربانی کی ہے۔ آپ نے خواب کا ذکر صحابہ کرام سے کیا۔ چنانچہ سب نے عمرے کی تیاری شروع کی اور عمرے کے ارادے سے مدینہ نکلے۔ راستے میں آپ کو قریش مکہ کے حملہ کرنے کی خبریں معلوم ہوئی۔ آپ نے عثمانؓ کو صلح کے لیے بھیجا لیکن کافی دیر ان کے نہ لوٹنے پر ایک بیعت کی جسے بیعت عقبہ ثانی کہتے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے امن کا پیغام دیتے ہوئے قریش کے ساتھ بارہ شرائط پر معاہدہ طے کیا۔

راستے میں سورہ الفتح نازل ہوئی اور اس فتح میں قرار دیا گیا۔ آپ نے امن کا حامی بنتے ہوئے بغیر جنگ کیے کامیابی حاصل کی۔ اس سے امن و امان کا نیا دور شروع ہوا۔

اس طرح کے متعدد واقعات ہمیں تاریخ میں ملتے ہیں جن سے آپ نے امن کا پیغام دیا اور خونریزی سے پرہیز کیا۔

نبی بطور پیغمبر امن

۱۔ رنگ و نسل کا فرق مٹانے کے لیے

رنگ و نسل کی بنیاد پر خانہ جنگی

Day:

Date:

اور علاقائی و خاندانی تعصب اور فخر و امتیازات
کو ختم کرنے کے لیے آپ ﷺ نے اپنی تاریخی خطاب
حجۃ الوداع میں فرمایا
"کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت حاصل
نہیں اور نہ ہی کسی عجمی کو عربی پر اور نہ ہی
کسی کالے کو گورے پر اور نہ ہی کسی گورے
کو کالے پر کوئی فضیلت حاصل ہے۔"
اس کا درس دے کر آپ ﷺ نے نسلی تفاخر اور
برادری ازم کا تعلق ختم کیا

2- فرقہ بندی اور انتشار کا سد باب

اسی طرح اللہ نے قرآن پاک میں فرمایا
"اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور فرقہ
بازی میں نہ پڑو۔"
اس کی اخلیم دے کر انتشار کا سد باب کیا۔ قریش
مکہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر تلواریں نکال لیتے تھے
اور نسلوں تک جنگ و جدل چلتا تھا۔ آپ ﷺ نے
اس کو ختم کیا

3- ارکین معاشرہ کی حق تلفی اور اموال کی حفاظت کے اسباب

اقتصادی اعتبار سے نبی ﷺ نے نیزاس
عمل کو حرام قرار دیا ہے جس سے لین دین کرنے والا ایک

Day: Date:

دوسرے کے مخالف نہیں اور امن خراب ہوں
ایک دوسرے کے اموال کو محفوظ کرنے کے لیے سورہ
البقرہ میں ہے
" ایک دوسرے کے مال ناجائز طریقے سے کھاؤ"
البقرہ 188۔

سورہ المائدہ 38 میں ارشاد ہے
"چوری کرنے والے اور چوری کرنے والی کے ہاتھ کاٹ
دو"
اور اسی طرح دیگر اللہ کی احکامات لوگوں تک
پہنچا کر تمام اراکین معاشرہ کے اموال کی حفاظت
کا بندوبست کیا

۲۔ انسانیت کے قتل کی ممانعت

انسان کی بہبود فلاح اور خیر خواہی پر مبنی
احکامات جاری کیے اس سلسلے میں آپ کی فراہم
کردہ تعلیمات جیسے:
" کسی کو ناحق قتل مت کرو"
سورہ الاسراء 33
اور " جس نے ایک شخص کو قتل کیا چنانچہ اس
نے پوری انسانیت کا قتل کیا"
سورہ المائدہ 32

اس سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے آپ کی دعوت و تعلیم
امن و سلامتی کی دعوت ہے

A single reference is enough for a
single argument

قیدیوں کو قتل کرنے کی ممانعت کی گئی، سفیروں کو عور
قتل اور جنگ سے گریز کرنے کی ممانعت کی گئی اور
امن والے معاشرے کا قیام عمل میں لایا

Add more arguments in this part

حاصل کلام

اسلام امن کا دین ہے اور امن
کو فروغ کرتا ہے آپ امن کے حامی بن کر آئے۔
اس زمانے میں قتل و غارت اور بہت سی
معاشی اور سماجی برائیاں پائی جاتی تھی
اور پھیلتی جاتی ہے لیکن آپ نے امن کا
درس دیتے ہوئے ان کو ختم کرنے کی تلقین
کی۔ آپ نے ظلم و ظالم کا صبر
سے جواب دیا۔ اور جنگی صلاحات اور ہر طرح
کے معاملات میں امن کا درس دیا اور
امن والے معاشرے کا قیام عمل میں لایا۔

09